إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

الحکم

نمبر ۱۶ | قادیان دارالامن والامان ۵ مئی سنہ ۱۸۹۹ء | جلد ۳

ایڈیٹوریل جملے

دین الٰہی کیا ہے

اس سوال کا جواب دیتے وقت ہم فلسفیانہ مباحث پر نظر نہ کرینگے بلکہ کتاب اللہ سے مختصر الفاظ مین بتلا دینگے کہ دین الٰہی کیا ہے؟ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ (پارہ ۳ رکوع دس) یعنی کامل اور سچا دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہے۔ پس دین الٰہی کا اطلاق اگر کسی مذہب وملت پر ہوسکتا ہے تو وہ اسلام ہے اسلام کیا ہے؟ مختصر الفاظ مین تعظیم لامر اللّٰه اور شفقت علیٰ خلق اللّٰه۔

پانی نہ پیو

رات کا گرم کیا ہوا دن کو اور دن کا گرم کیا ہوا رات کو کہتے ہین اس سے سرسام کا اندیشہ ہے۔ اور اُس پانی کو ہرگز منہ نہ لگاؤ جو گاڑھا چکنا بودار یا گیر ہو یا جسمین جانور پڑ گئے ہون۔ برف اور شورہ کا ٹھنڈا کیا ہوا پانی مفید تشنگی ہے اور مسکن اجزائے خون ہے مگر اعصاب کے لئے سخت مضر ہے۔ جس پانی مین اشیاء ملی ہوئی ہون یا جس کے پاس سڑے نباتات جمع ہون یا جس کے قریب بول و براز پڑا ہو اسکو زہر قاتل سمجھنا چاہئیے سر دپانی ہچکی بخار درد پسلی درد حلق درد شکم مین پینا مناسب نہین پانی نہ پیو۔ کھڑے کھڑے چلتے ہوئے چت لیٹے ہوئے یا بیٹھے بیٹھے جھک کر روغنی کھانے کے بعد سات کو ۴ ۱ بجے سے ۸ بجے تک کھانا کھانیسے نصف گھنٹہ پہلے تک۔ نیند سے اُٹھکر بغیر منہ دھوئے۔ ورزش و قرأت کے بعد جبکہ پسینہ آیا ہو۔ محنت اور راستہ کی تکان و اجابت وقے کے بعد اور دودھ پینے سے پہلے یا بعد یہ ہدایتین جن احباب کی نظر سے گذرین وہ اگر ایک مرد عورت بچہ کو سمجھا دین اسکا ایسا ہی ثواب ہوگا جیسا کہ پیاسے کو پانی پلانے سے۔

شرح صدر کے اسباب کیا ہین

مندرجہ ذیل اسباب ہین جنکے ذریعہ سے شرح صدر ہوسکتی ہے

(الف) التَّوْحِيْدُ عَلٰى كَمَالِهٖ وَقُوَّتِهٖ وَزِيَادَتِهٖ
(ب) اَلْاِيْمَانُ۔
(ج) اَلْعِلْمُ۔
(د) اَلْاِحْسَانُ۔
(ہ) اَلشَّجَاعَةُ
(و) ترک فضول۔ النظر والکلام والاسماع۔ الْاَكْلُ۔ وَالنَّوْمُ۔

یاد رکھو عجز اور کسل سے تمام نیکیاں زائل ہو جاتی ہین اور شر پیدا ہو جاتے ہین۔ عجز کیا ہے اُن اسباب کا ترک کر دینا جو اللہ تعالیٰ نے اُن نتائج حسنہ سے وابستہ کر رکھے ہین جو انسان کے لئے معاد معاش کے واسطے رکھدئے ہ

اُنیسوین صدی کی ایک اور ایجاد

اُنیسوین صدی کی حیرت انگیز ایجادون مین سے ایک یہ بھی ہے کہ ایک فرانسیسی بحری انجنیر مالیرڈی ہوسی نامی نے اپنی اعلیٰ درجہ کی دماغی قابلیت سے مٹی کے تیل کو منجمد کرنیکی ترکیب نکالی ہے اس سے تیل منجمد ہو کر صابن کی ٹکیہ کیطرح بنجاتا ہے ان ٹکیون سے نہ بدبو نکلتی ہے اور نہ دھوان اور نہ وہ گرمی سردی سے متاثر ہوتی ہین اس ایجاد سے دو بڑے فائدے تو سردست یقینی ہین کہ اسکی باربرداری مین سیال حالت کی

ہم لٹاتے ہیں آج لعل جو گہر + نر ہے کوئی اولاد مضطر - اعنی ہی حق میں ہر شہر کے لیپر - لعل و در تقسیم سے بر ہکر

شفاخانہ یونانی شیخ نظام الدین حکیم امرتسر

اظہار کسارت - ناظرین جی دفار طرز اشتہار و ارشاد شمار سے لماحقہ اطمینان کر سکتے ہیں اور گندم نما جو فروش اشتہار یون سے جو نہ طبیب ہین نہ ڈاکٹر جان و مال کو محفوظ رکھ سکتے ہین یہان خیر خواہی عام اور اشتہار ہی سچی کام ہے مرد میدان بن کر آئین شرطیہ دوا آزمائین جھوٹون کو سچا - اور سچون کو جھوٹا نہ بنائین

معیار صداقت - بلاشرطیہ معالجہ صرف قیمت دوا سے کیا جاتا ہے - اور شرطیہ مین اقرار نامہ اسٹامپ پر لکھوایا جاتا ہے جس کو اس پر بھی یقین نہ آوے - وہ مچلکہ لکھوائے - اگر مراد پوری نہ ہو - دوا کا خرچ واپس ملیگا ہرجانہ و بھر مانہ لو نہ - صحت کے طالبون! اولاد کے آرزومندو! یہ دولت ماہلہ سے نہ جانے دو فضل خدا داد کی منادی ہے - عام مبارکباد ہے -

اس خادم الاطبا کو ۲۰ سالہ طبیہ تجربات اعد فقرائے کاملین و سیاحین کی خدمات کے ایسے سریع التاثیر نسخے ہاتھ آئے ہین کہ اکسیر کا حکم رکھتے ہین خصوصاً اولاد فرزند نرینہ و حیات و ممات و دفع اسقاط کے لئے بیر بہدف ہین اگرچہ پلکر اشتہارات نے خلق کو بدظن کر دیا ہے مگر ع خدا پیچ انگشت یکسان نکرد - بندہ کو اس نعمت خدا داد کے پوشیدہ کہنے کا حکم نہین - بزرگون کے ارشاد سے فیض عام کا اشتہار ہے کہ دو یہ تو دہی ہونگی - مگر نمبر اول کم مقدور والی صرف خرچ مندرجہ سے اور - (۲) تو نگر عہدہ دار خرچ دو چند سے دوائین لیجائین - اور مراد دلی پائین (۳) شرطیہ متکفل آمدنی یکماہ - علاوہ خرچ دوا دے کر رسید دستخطی لے - اگر میعاد مقررہ کے اندر امید بر آوے بندہ کا حق ہے - ورنہ واپس لیجائے (۴) شرطیہ بالعبد خرچ دوا دیکر اقرار نامہ آمدنی دو ماہ لکھدی البشرط پیدائش نرینہ میعاد معینہ پر ادا کرے - ورنہ خرچ دوا بھی بذریعہ رسید واپس لے (۵) بتر تصفیہ شدہ فیما بین معتبر شخص کے پاس برضامندی طرفین امانت رکھدین بشرط کامیابی بندہ پاوے - ورنہ واپس لین (۶) اسپر بھی اطمینان نہو تو مچلکہ شرطیہ لکھائین - وقت تولد فرزند نرینہ آمدنی چار ماہ واجب الوصول ہو ورنہ ہرجانہ حسب قرار داد قبول - فضل خدا داد کی منادی ہر طرح کرادی - شرطیہ اقرار نامہ سنتے ہوئے اشتہار دن کی بنیاد ڈہادی - اگر علاج مین شک ہو تحریر کرو - مراد پالے پر دنیا کسکو گران ہے - فرزند نرینہ لاکھون سے ارزان ہے جو گہر اس لعل سے منور نہین وہ خانہ خراب ہے گہر نہین ہے برباد وہ شجر ہے کہ جسکا ثمر نہین - گمنام وہ نسب ہے کہ جسکا لیپر نہین - کتاب اسناد کامل فہرست دیریعہ تشخیص اولاد ہی ایک ٹکٹ بہیج کر منگوائیے - جن مایوسین نے زندگی دوبارہ پائی اور جن کی دلی مراد بر آئی - ان کی تحریرین ملاحظہ فرمائیے - تشخیص مرض کے بعد بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے - طریق استعمال دوا و غذا اور پرہیز ٹکٹ طقہ ذبیہ سے واضح ہوگا - والیان ریاست و امرا، حسب منشائے حقہ شرائط مندرجہ سے مستثنیٰ ہین -

نمبر	نام مرض	قیمت	نمبر	نام مرض	قیمت	نمبر	نام مرض	قیمت	نمبر	نام مرض	قیمت
۱	جس کے اولاد نہو	[illegible]		ضعف باہ	[illegible]	۱۶	سفیدی آنکھ	[illegible]	۲۶	آتشک	[illegible]
۲	جس کے اولاد چھوٹی مر جائے	[illegible]	۹	ضعف جگر	[illegible]	۱۷	ضعف بصر	[illegible]	۲۷	آتشک کل بدن	[illegible]
۳	جس کے لڑکیاں ہون لڑکا نہو	[illegible]	۱۰	قولنج و ورمی	[illegible]	۱۸	سبل	[illegible]		نل اترنا	[illegible]
۴	جس کا حمل ۶-۸ ماہ کا گر جائے -	[illegible]	۱۱	سوزاک	[illegible]	۱۹	ربعوہ	[illegible]		طول و عرض و عمق و زائد	[illegible]
۵	کمزوری	[illegible]	۱۲	سرعت	[illegible]	۲۰	بھگندر	[illegible]		خضاب سالانہ	[illegible]
۶	مرگی	[illegible]	۱۳	جریان	[illegible]	۲۱	ناسور	[illegible]		نزلہ و زکام	[illegible]
۷	تپ دق	[illegible]	۱۴	غلط کاری	[illegible]	۲۲	بواسیر خونی و بادی	[illegible]		تسہیل ولادت	[illegible]
			۱۵	گنٹھیہ	[illegible]	۲۳	ادوہ ہنگ	[illegible]		معجون مجرب القلوب	[illegible]
						۲۴	ضیق النفس	[illegible]		بخارہ و زنانہ چچہ چوتھائیہ	[illegible]
						۲۵	لہپہ	[illegible]		ضعف ہضم	[illegible]

المشتہر - شیخ نظام الدین حکیم امرتسر چوک ڈیوڑھی کلاہوں

خطبہ عید اضحیٰ

جو مولانا مولوی نور الدین صاحب نے ۲۱ اپریل ۱۸۹۹ء کو پڑھا

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا

یہ آیت شریف قرآن مجید میں کس وقت نازل ہوئی ایک یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ایک آیت آپ کی کتاب میں ہے اگر ہماری کتاب میں ہوتی تو جس دن وہ اتری تھی اُسے عید کا دن قرار دیتے حضرت عمر نے پوچھا کہ وہ کونسی آیت ہے تو اُس نے یہ آیت پڑھی اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا جناب عمر نے فرمایا کہ یہ آیت کب نازل ہوئی کس وقت نازل ہوئی کہاں نازل ہوئی میں اسے خوب جانتا ہوں وہ جمعہ کا دن تھا وہ عرفہ کا دن تھا وہ اسی عید کا مقدمہ تھا ۔ عرفات میں نازل ہوئی تھی ۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۸۱ روز زندہ رہے یوں تو اللہ جل شانہ کا نزول ہر روز خاص طرز پر رات کے آخر ثلث میں ہوتا ہے مگر جمعہ کے دن ۵ دفعہ اور عرفات کو ۹ دفعہ نزول ہوتا ہے۔

احادیث صحیحہ سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ شیطان ایسا کبھی یاس میں نہیں ہوتا جیسے عرفات کے دن یہ وہ دن ہے کہ اللہ جل شانہ نے ہماری لغا، دینیہ کے لئے جس کتاب کو نازل فرمایا تھا اُسے کامل کردیا کامل دین جسکا نام **اسلام** ہے اُسے اسی دن کامل کردیا جس دین کی متابعت ضروری ہے اُس پر کاربند ہونا سعید انسان کو لازم ہے اُس کے اصول اور فروع اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسدن میں تمام وکامل کردئے وہ چیز جسکو کامل طور پر ہمیں نہیں بلکہ دنیا کو پہنچانے کے لئے سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ساری دعاؤں اور کل طاقتوں اور مساعی جمیلہ کو پورے طور پر لگایا تھا اُسکا نام اسلام ہے اور اُس کی تکمیل کا دن جمعہ کا مبارک دن ہو عرفات کا پاک دن ہے

تمام ادیان مروجہ اور مذاہب موجودہ کا مقابلہ کرنا چاہیں اور غور کرکے دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ کیا بلحاظ اصول کے اور کیا بلحاظ حفظ اصول اور فروع کے وہ اسلام کے مقابلہ میں کچھ حقیقت ہی نہیں رکھتے اور بالکل ہیچ دکھائی دیتے ہیں اس کے اہم ترین امور میں سے اللہ جلشانہ کا ماننا اسکو اسماء حسنیٰ اور صفات ومحامد میں یکتا و بے ہمتا ماننا ہے جسکا خلاصہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میں موجود ہے جسکا نام افضل الذکر ہے اور جسکی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کل نبیوں کی تعلیم کا خلاصہ ہے جسکو اللہ تعالےٰ پسند فرماتا ہے ۔ اور آج میں بھی کہتا ہوں ۔

اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

اس کی حقیقت یہ ہے انسان اللہ تعالیٰ کی ہستی کی برابر اور ہستی کو یقین نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کے اسماء میں افعال میں یکتا وجود و بقا میں یکتا تمام نقائص سے منزہ اور تمام خوبیوں سے معمور یقین کرے وہی معبود و حقیقی ہے اُس کے سوا کسی دوسرے کی عبادت جائز نہیں۔ عبادت کا مدار ہے حسن واحسان پر [illegible] درجہ کامل کس میں موجود ہیں؟ [illegible] دیکھو تم کچھ نہ تھے تم کو اُس نے بنایا [illegible] دانشمند انسان بنادیا ۔ بچہ تھے ماں کی چھاتی [illegible] پیدا کیا ۔ سانس لینے کو ہوا پینے کو پانی کھانے کو قسم قسم کی لطیف غذائیں طرح طرح کے نفیس لباس ۔ اور بیشمار سکے سامان کیسے دیئے خدا ہے!! میں کہتا ہوں کیا چیز ہے جو انسان کو فطرتاً مطلوب ہے اور اُس نے نہیں دی سچی بات یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے احسان اور افضال کو کوئی گن ہی نہیں سکتا حسن دیکھو تو کیا کامل ۔ ایک ناپاک قطرہ سے کیسی خوبصورت شکلیں بناتا ہے کہ انسان محو ہو رہجاتا ہے یا خانہ سے کیسی سبز اور نرم دل خوش کن کونپل نکالتا ہے انار کے دانے کس لطافت اور خوبی سے لگاتا ہے ۔ ادھر دیکھو اُدھر دیکھو آگے پیچھے دائیں بائیں جدھر نظر اُٹھاؤ گے اُس کے حسن کا ہی نظارہ نظر آئے گا ۔ اور یہ بالکل سچی بات ہو اَلَیْسَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ

ساری دنیا میں جسقدر مذاہب باطلہ میں انہیں دیکھوگے تو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے کسی اسم یا صفت کا انکار کیا ہے اور اسی انکار نے انکو بطلان پر پہنچا دیا ہے ایک بت پرست اگر خدا تعالےٰ کو علیم خبیر سمیع بصیر قادر جانتا ہے تو کیوں پتھر شجر ہوا سورج چاند اور ارذل ترین چیزوں کے سامنے سجدہ کرتا اور کیوں اُسکی اُستتی کرتا ہے ۔ اور کوئی جواب نہیں ملتا تو یہی عذر تراش لیا کہ ہماری عبادت صرف اسی لئے ہے کہ یہ اصنام و معبود ہمکو خدا تعالیٰ کی حضور پہنچا دیں اور مقرب بارگاہ الٰہی بنا دیں اصل یہی ہے کہ وہ اسبات کے قائل نہیں ہیں کہ خدا تعالےٰ ہر غریب وگنہگار کی آواز سنتا ہے اور ہر ایک دور شدہ کو نزدیک کرنا چاہتا ہے اونچی آواز سے پکارو یا دھیمی آواز سے وہ سمیع ہے اگر ایسا مانتے تو

کبھی کبھی وہ مخلوق عاجز اور ناکارہ مخلوق کے آگے مان اُن اشیاء کے آگے جو انسان کے لئے بطور خادم ہیں سر نہ جھکاتے اور یوں اپنے ایمان کو نہ ڈبوتے۔

عیسائی مذہب کو اگر دیکھیں تو یہ بطلان پرستی کیوں اُن میں پیدا ہوئی صرف اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی صفات اور اسماء کا انکار کیا۔ ایکطرف زبان سے خدا تعالیٰ کو قدوس اور رحیم اور عادل خدا پکار رہے ہیں مگر اپنے معتقدات اور ایمان سے بتلاتے ہیں کہ جسکو خدا مانا ہے وہ ساری برائیوں اور بدیوں کا مورد ہے خدا کو عادل قرار دیتے ہیں مگر گنہگاروں کے بدلے ایک بیگناہ کو سزا دیکر بھی اُس کے عدل کو قائم رکھ سکتے ہیں۔

آریہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کو سرب شکتیمان تو مانتا ہے لیکن خالق کل ہونے کی اُسے مقدرت نہیں ایک ایک ذرہ کو علیحدہ سمجھتے ہیں اور روحوں کو مخلوق نہیں مان سکتے اُن کے خواص گن کرم سبھاؤ سب کے سب انادی اور خدا تعالیٰ کے ہمتا اور شریک سمجھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کو اس بات پر قادر نہیں مان سکتے کہ وہ بڑے سے بڑے بھگت اور پریمی کو بھی ابدی نجات دے بلکہ ابدی نجات کا دینا گویا خدا تعالیٰ کو خدائی ہی سے دست بردار کرنا چاہتے ہیں۔ معاذ اللہ منہا

براہمو لوگوں کو دیکھو تو خدا تعالیٰ کی بڑی تعریفیں کریں گے مگر خدا تعالیٰ کی اُس صفت سے اُنکو قطعی انکار ہے جس سے وہ ہدایت نامے دنیا میں بھیجتا اور انسان کو غلطیوں سے بچانے کے لئے رہنمائی کرتا ہے اور نہیں مانتے کہ یُرسِلُ الرَّسُول بھی خدا تعالیٰ کی کوئی صفت ہے الغرض ہر ایک مذہب پر اگر غور اور دھیان کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ بجز اسلام کے اُنکو اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات پر ایمان نہیں رہا کوئی اسم الٰہی ایسا نہیں جسکے معنی مسلمان اعلیٰ طور پر نہیں کرتے۔ کسی نے کیا چھوٹا اور سچا فقرہ کہا ہے

مسلمان خدا کے سامنے شرمندہ ہونے کے قابل نہیں۔ ✠

لیکن اس نعمت کی قدر کیا ہو سکتی ہے؟ کیا تم لوگوں میں خدا کے سوا دوسرے کی پرستش نہیں ہوتی؟ کیا غفلت نہیں رہی؟ کیا برادری اور اخوت کا وہ بے نظیر اور قابل قدر مسئلہ جو مخلوقات کو سکھلایا گیا تھا اور یہ بتلایا گیا تھا کہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنے تم میں معزز اور زیادہ مکرم وہ ہے جو زیادہ تر متقی ہے جسقدر نیکیاں اور اعمال صالح کسی میں زیادہ تر ہیں وہی زیادہ معزز و مکرم ہے کیا بیگانگی اور انانیت پیدا نہیں ہو رہی۔ پھر بتلاؤ کہ اس نعمت کی قدر کی تو کیا کی۔ یہ اخوت اور برادری کا واجب الاحترام مسئلہ اسلام کے دیکھا دیکھی اب اور قوموں نے بھی لے لیا۔ پہلے ہندو وغیرہ قومیں کسی دوسرے مذہب و ملت کے پیرو کو اپنے مذہب میں ملانا عیب سمجھتے تھے اور پرہیز کرتے تھے مگر اب شدھ کرتے اور ملاتے ہیں۔ گو کامل اخوت اور سچے طور پر نہیں۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غور کرو کہ حضور نے اپنی عملی زندگی سے کیا ثبوت دیا۔ کہ زید جیسے کے نکاح میں شریف بی بیاں آئیں۔ اسلام! مقدس اسلام نے قوموں کی تمیز کو اُٹھا دیا جیسے وہ دنیا میں توحید کو زندہ اور قائم کرنا چاہتا تھا اور چاہتا ہے اسیطرح ہر بات میں اُس نے وحدت کی روح پھونکی اور تقویٰ ہی پر امتیاز رکھا قومی تفریق جو نفرت اور حقارت پیدا کر کے شفقت علیٰ خلق اللہ کے اصول کی دشمن ہو سکتی تھی اُسکو دور کر دیا ہمیشہ کا منکر خدا رسول کا منکر جب اسلام لاوے تو تبلیغ کہلاوے یہ سعادت کا تمغہ! یہ سیادت کا نشان جو اسلام نے قائم کیا تھا صرف تقویٰ تھا اب بتلاؤ ایسے انعام اور ایسے فضل کے نازل ہونے کے بعد اب کیا حالت موجود ہے

✠ یہ فقرہ حضرت امام الوقت اکثر فرمایا کرتے ہیں کہ مسلمانوں نے ایسا خدا مانا ہے کہ وہ اُنکو مگر کسی کے سامنے شرمندہ نہیں ہو سکتے کہ ہمارے خدا میں یہ بات نہیں یا وہ بات نہیں جو اور مذہب کے لوگوں کو پیش آتی ہے۔ جیسے آریوں کا خدا خالق اور نجات دہندہ نہیں وغیرہ وغیرہ - ایڈیٹر

کیا وہی اتحاد و برادری ہے؟ کیا اسماء الٰہی پر ویسا ہی یقین کامل ہے؟ وہ کتاب جسنے غافل و بدمست قوم کو ہوشیار کر کے دکھا دیا تھا اور جسنے عرب جیسی اکھڑ قوم کو ہمدردی اخوت کا ایک پاک نمونہ دنیا میں بنا کر دکھا دیا کیا اُسکی ایسی قدر اور عظمت ہے جو اُس کے اتباع اور عمل درآمد کا نام ہے؟ کیا مسلمان کہلانیوالے کتاب اللہ رسول اللہ کی ایسی ہی عزت کرنیوالے چست و چالاک ہیں جیسے صحابہ تھے؟ سب باتوں کا جواب مجھے اندیشہ ہے کہ اگر دیا جائے دلوں کو نہ ہلا دے۔ میں دیکھتا ہوں عقاید کا حال خدا ہی کو معلوم ہے دل کی باتیں تو وہی جانتا ہے جو عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ہے مگر یہ بات تو مانی ہوئی ہے کہ انسان کے دل کا جوش قویٰ پر ضرور جلوہ گری کرتا ہے کون ہے جو یہ جانتا ہو کہ آگ جلاتی ہے اور پھر اُسمیں ہاتھ ڈالدے۔ کون گڑھے میں عمداً گر سکتا ہے روٹی کو بھوک کا علاج جانتے ہو اور پیاس کا علاج پانی جانتے ہو تو بھوک کیوقت روٹی اور پیاس کیوقت پیتے ہو پھر جب کوئی انسان یہ اصول مانتا ہے کہ خدا تعالیٰ علیم و خبیر سمیع و بصیر ہے تو پھر قیاس کرے کہ ان اسماء حسنیٰ کو مانکر بھی بدمعاشیوں اور بدکاریوں کے ارتکاب میں کیوں دلیری کرتا ہے ہندو دھرم سکھ آریہ عیسائی وغیرہ قسم قسم کی مخلوق موجود ہے اور اُن کے اخلاق ظاہری اور افعال و اعمال دیکھلو اور پھر اپنے افعال و اعمال کا معائنہ کرو تم میں تو خاص نعمت اُتری تھی اور پھر اُسکی تکمیل ہوئی تھی اب اُس نعمت کے لینے کے بعد اور قوموں میں اور تم میں کیا امتیاز نہ ہوا۔ صحابہ کرام میں اخوت کا مسئلہ ایسا تھا کہ وہ اس امر کو تکملہ ایمان سمجھتے تھے کہ جب تک اپنے بھائی مسلمان کے لئے وہی نہ چاہیں جو خاص اپنی ذات کے لئے چاہتے تھے۔

دوسرے کی عزت و آبرو دوسرے کے آرام و چین کے لئے ایسی ہی کوشش کرو جیسی اپنے لئے کرتے ہو۔ مگر جب اپنے آپ ہی کو غفلت میں ڈال رکھا ہے تو دوسرے کی بہتری کی کیا اُمید!!! کرتے نفاق ہیں اور اُمید رکھتے ہیں کہ وہ نعمتیں ملیں جو اتفاق میں ہیں

جہالت مین پڑے ہین اور چاہتے ہین کہ علم کی عزت و آبرو ملے - غفلت مین سرشار ہین اور ہوشیاری کی لذت کے خواہان علم ان صحیح علم کے مطابق عمل نہین کرنا چاہتے مگر اجر وہ لینا چاہتے ہین جو عاملین کو ملتے ہین مکہ کے کفار کہتے تھے کہ ہم پر رسولون والی بات کیون نازل نہین ہوتی - بہت سے تم مین سے ہین جو چاہتے ہین ہم ملہم کیون نہین بنتے - ہماری دعا ہین قبول کیون نہین ہوتی ہم کیون آسودہ حال نہین ہوتے - مگر یہ تو بتلاؤ کہ کتاب اللہ کے مطابق عمل در آمد کرنے مین تم نے کسقدر محنت اٹھائی ہے انصاف تو یہی ہے کہ جسقدر روپیہ اور عمر کو رسوم کے ادا کرنے مین صرف کیا ہے کیا قرآن کریم کے مطالب پر اطلاع پانے اور اسکو دستور العمل بنانے مین اس سے آدھا بھی کیا ہے؟ خدا کے حضور بخیلی نہین اسکے ہان بخل نام کو نہین پھر یہ محرومی کیون؟ یہ سچی بات ہے وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ اللہ تعالیٰ نے تو کسی کی جان پر ظلم نہین کیا مگر بات یہ ہے کہ لوگ خود ہی اپنی جان پر ظلم کرتے ہین - پس اللہ تعالیٰ کی نعمت کی قدر کرو - اس نے خاتم الانبیا بھیجا - کتاب بھی کامل بھیجی کتاب کے سمجھانے کا خود وعدہ کیا اور ایسے لوگوں کے بھیجنے کا وعدہ فرمایا جو آ آ کر خواب غفلت سے بیدار کرتے ہیں اس زمانے ہی کو دیکھو کہ لیستخلفنّہم کا وعدہ کیسا سچا اور صحیح ثابت ہوا - اس کا رحم اس کا فضل اور انعام کس کس طرح دستگیری کرتا ہی مگر انسان کو بھی لازم ہے کہ خود بھی قدم اٹھاوے یہ بھی ایک سنت الٰہیہ چلی آتی ہی کہ خلفا پر مطاعن ہوتے ہین آدم پر مطاعن کرنے والی خبیث روح کی ذریت بھی ابتک موجود ہے - صحابہ کرام پر مطاعن کرنیوالے روافض اب بھی ہین - مگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انکو مکنت دیتا ہے اور خوف کو امن سے بدل دیتا ہی سچے پرستار الٰہی اور مخلص عابد بنو خدا کیطرف قدم اٹھاؤ یہان بھی رضیت لکم الاسلام دینا فرمایا - اسلام کا لفظ چاہتا ہے کہ کچھ کر کے دکھاؤ

موجودہ حالت مین ہم نے ہم سے مراد وہ لوگ ہین جنھون نے امام کے ہاتھ پر توبہ کی ہے اور مسلمانون سے بڑھکر امتیاز پیدا کیا ہی - ہم مین ملہم ہے ہم مین ہادی اور امام ہے ہم مین وہ ہے جسکی خدا تائید کرتا ہی جس کے ساتھ خدا کے بڑے بڑے وعدے ہین اسکو حَکَم اور عَدَل بناکر خدا نے بھیجا ہے - مگر تم اپنی حالتون کو دیکھو - کیا مدد اور عمل در آمد کے لئے بھی ایسا ہی قدم اٹھایا ہے جیسا کہ واجب ہی -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے سورہ ھود نے بوڑھا کر دیا اسمین کیا بات تھی فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ تم سیدھی چال چلو نہ صرف تم بلکہ تیرے ساتھ والے بھی - یہ ساتھ والوں کو جنے حضور کو بوڑھا کر دیا انسان اپنا ذمہ دار تو ہو سکتا ہی مگر ساتھیون کا ذمہ دار ہو تو کیونکر؟ بس یہ بہت خطرہ کا مقام ہے ایسا نہ ہو کہ تمھاری غفلتون سی اللہ تعالیٰ کے وہ وعدے جو تمہارے امام کے ساتھ ہین پورا ہونے مین معرض توقف مین پڑین - موسیٰ علیہ السلام جیسے جلیل القدر نبی کے ساتھ کنعان پہنچانے کا وعدہ تھا مگر قوم کی غفلت نے اُسے محروم کر دیا - پس اپنی ذمہ داریون کو سمجھو! اور خوب سمجھو - غفلت چھوڑ دو اور اس نعمت کی قدر کرو جو آج کے مبارک دنین پوری ہوئی - مین پھر کہتا ہون کہ فرمانبردار بنکر دکھاؤ -

---

اس خطبہ کا دوسرا حصہ جسمین سورہ کوثر کی مختصر تفسیر ہی دوسرے نمبر مین درج ہوگا

انشاء اللہ تعالیٰ

بجودہ قوتہ

ایڈیٹر

لَا جَبْرَ وَلَا اخْتِيَار

گو گذشتہ نمبر مین اس عنوان سے چند سطرین ہم نے لکھی تھین - مگر غلطی سے اختیار کی جگہ قدر کا لفظ لکھا گیا تھا جو بعد مین سُرخی سے درست کر دیا گیا تھا تاہم اصلاح مزید اور صحت کی غرض سے پھر اسکی تصریح مناسب سمجھی -

اسلامی شریعت کی ناواقفی اور کم سمجھی کیوجہ سے مسئلہ تقدیر پر جو تمام بلند پروازیون کا سرچشمہ اور تمام ترقیون کی جڑ ہے بعض نادانون نے اعتراض کیا ہے اور کہا ہے کہ جب تمام امور اور افعال پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو مجبور کر دیا ہے پھر دوزخین بھیجنے کیا معنی!

ایسے معترض جو اپنے آپ کو نئی روشنی کے فرزند قرار دیتے ہین - یہ بھی کہتے ہین کہ انسان فطرتاً مختار مطلق ہے وہ جو چاہے کرے ہمکو ایسے دانشمندون کی سمجھ پر افسوس آتا ہے جو انسان کو مختار مطلق بھی مانتے ہین اور پھر یہ مانتے ہین کہ اُسے بداعمال کی سزا ملتی ہے خواہ وہ تناسخ کا چکر ہی کیون نہو!

اصل یون ہے کہ جیسے ایک مجبور کو سزا دینا بھی انصاف نہین ہو سکتا اسیطرح جب ایک شخص کو پوری آزادی دیدی کہ تو جو چاہے کر پھر اس کے کسی فعل پر مواخذہ کرنا کیا عقلمندی اور انصاف پسندی ہے!!!

پس اب معلوم ہوا کہ یہ مسئلہ اپنی ہیئت اور حیثیت مین درست اور تمام ترقیون کی اصل ہے جو اسلام نے قرار دیا ہے - جسطرح پیرا اسلام نے بیان فرمایا ہے اسلام نے انسان کو نہ مجبور مطلق قرار دیا ہی نہ مختار مطلق بلکہ بعض افعال ایسے ہین جو انسان کی طاقت کے اندر ہین اور بعض ایسے ہین کہ وہ اُنپر کسی قسم کا اقتدار نہین رکھتا جیسا ہم پچھلے نمبر مین بیان کر آئے ہین یہ بھی ہم لکھ آئے ہین کہ اسلامی شریعت کا فتویٰ صرف ان افعال اور امور پر ہے جو انسان کے حیطۂ اقتدار مین ہین - پھر تقدیر کیا ہے -؟

تقدیر سے مطلب یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک چیز کو اس وسیع دنیا مین ایک اندازہ پر بنایا ہی اور ہر ایک فعل کا ایک نتیجہ قرار دیا ہے آنکھین دیکھتی ہین سن نہین سکتین - زبان گویا ہے دیکھ نہین سکتی - آگ مین ہاتھ ڈالوگے تو جلجائیگا وغیرہ وغیرہ پس اب مطلب صاف ہی کہ تقدیر کے

کیا معنی ہیں۔

اب یہ اسلام کا فخر ہے کہ اس نے تقدیر کا مسئلہ بیان کر کے ترقی کی راہ کھول دی۔ کیونکہ جب کہ نقصان رسان چیزوں کے اور نفع بخش اشیا کے اندازے اور علم کا نام تقدیر ہے۔ تو جیسے کریگا ویسا پاوے گا۔

دلچسپ پٹھان

ایک شخص مسئلہ قربانی پر سوال کرتا ہے کہ یہ خلاف رحم ہے؟ اُسکا جواب دیا گیا ہے

السلام علیکم۔ آپ کا خط بنام حضرت امام پہنچا۔ اور جواب کے لئے مجھے مرحمت ہوا۔ قربانی کے متعلق چند امور آپ یاد رکھیں اور ان پر خوب غور کریں

دنیا میں دو قسم کے لوگ ہیں ایک اللہ تعالےٰ کے منکر دوسرے قائل۔ منکروں کے نزدیک تو رحم کیا بلا ہے۔ اعتراض ہی نہیں اور نہ آپ کیطرف ان کے متعلق کچھ کہنا مفید ہے۔

اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے قائل ہیں اور آپ بھی انہیں سے معلوم ہوتے ہیں وہ ذرا غور کریں۔

ہوا میں نظر کریں باز شاہین شکرہ کسقدر شکار کرنیوالے جانور موجود ہیں اور کسطرح پرندوں کو پکڑ کر کھا جاتے ہیں۔ ذرہ بھی رحم نہیں کرتے کیا بازوں کو اللہ تعالیٰ نے نہیں بنایا

اسی طرح جنگلوں میں شیروں چیتوں شکار کرنیوالے جانوروں کو کسنے بنایا۔ بلی کسطرح چوہوں کو پکڑ کر ہلاک کرتی ہے پس ایسی بیرحم جانور کس کے بنائے ہوئے ہیں غور کرو پانیوں میں بھی شکار کرنیوالے جانور موجود ہیں۔

بلکہ بہت غور کرو تو حضرت ملک الموت کو دیکھو کیسے کیسے انبیاء و رسل بادشاہ بچے غریب امیر سوداگر سب کو مار کر ہلاک کر لیتے ہیں اور دنیا سے نکال دیتے ہیں۔

پھر غور کرو۔ اگر ہم جانوروں کو عید اضحی پر ذبح نہ کریں اور ہمارا ذبح کرنا رحم کے خلاف ہو تو اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ زندہ رکھے گا۔ اور انپر یہ رحم ہوگا کہ وہ نہ مریں پس اس تمہید کے بعد گذارش ہے کہ اگر جانوروں کو ذبح کرنا رحم نہیں تو شکاری اور گوشت خدا کریم پیدا نہ کرتا۔

نیز اگر ذبح نہ کیا جاوے تو خود بیمار ہو کر مرینگے پس غور کرو ان کے مرنے میں کیسی تکالیف ان کو لاحق ہوں گی۔

پھر اگر ایسا ہی رحم ہے تو اپنے مطلب کو جانوروں سے ہل چلوانا ان کو لادنا ان کے بچے باندھکر ان کا دودھ لینا کیسی بیرحمی ہوگی ہمیں تعجب آتا ہے کہ وہ لوگ ایسے صوفی کون ہیں جو اُس قربانی سے [illegible]ف ہیں خود سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ قربانی کی اور حجۃ الوداع میں سو اونٹ قربانی فرمایا۔

میری نصیحت ہے کہ آپ ایکبار یہاں تشریف لاویں تو پھر آپ کو ایسے مسائل پر مفصل سنایا جاوے خطوط بہت آتے ہیں زیادہ مفصل نہیں لکھ سکتے ضرور ایک بار تشریف لاویں۔ نورالدین ۲۶ اپریل ۹۹ء از قادیان۔

دارالامان کا ہفتہ

(۱) موسم میں خاصی تبدیلی ہو چلی۔ گرمی اپنا جوبن دکھا گئی

(۲) کچھ دنوں سے سید عبد اللہ (عرب) بغدادی اور محمد علی صاحب ترک آئے ہوئے تھے ۱۰۰ اپریل ۹۹ء کو واپس روانہ ہوئے۔

(۳) حضرت اقدس بفضلہ تعالےٰ مع خاندان و جمیع خدام بخیریت اللہ تعالیٰ کے انعامات و برکات سے حصہ لے کر فیض پہنچا رہے ہیں۔ کتاب مسیح ہندوستان میں) اُردو زبان میں چھپنی شروع ہوگئی ہے۔ ایک بے نظیر کتاب ہوگی جو مذہبی عیسائی دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر دیگی۔ کیونکہ دلائل قویہ و صحیحہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ مسیح نے ہندوستان میں آکر وفات پائی اور بروزی طور پر انڈیا ہی میں پھر آیا ہے۔

(۴) یکم مئی سنہ ۱۸۹۹ء سے مدرسہ تعلیم الاسلام کا پرائمری ڈیپارٹمنٹ موسمی تعطیلات کے بعد کھل گیا ہے۔ مدرسہ کی عمارت جو ضروریات کے غیر مکتفی تھی وسیع ہو رہی ہے اور میر ناصر نواب صاحب مہتمم مدرسہ کے اہتمام میں تعمیر کا کام شروع ہے ہمارے دوستوں کو عمارت فنڈ کے مد میں امداد کیلئے قدم بڑھانا چاہیئے۔

(۵) حکیم فضل الدین صاحب واپس بھیرہ تشریف لے گئے

(۶) پیر محمد سراج الحق صاحب جمالی نعمانی سجادہ نشین چار قطب ہانسوی آج کل قادیان میں چند روز کے لئے وطن واپس جا کر پھر مستقل طور پر یہاں ہی میں اقامت گزین ہوں گے۔

دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرو

آئینۂ حق نما جو پنڈت لیکھرام کی پیشگوئی کا تھا تو اب قریباً فروخت ہو چکا صرف چار باقی ہیں اس لئے اکثر احباب صرف ایک تم بعد دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے

تقریر حضرت اقدس کی کاپیاں قریباً ڈیڑھ سو باقی ہیں جو صاحب چاہیں ۲/ قیمت بھیجکر منگا لیں

مینیجر الحکم۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ شفاخانہ صدر گوڑگانوہ سے پلیگ ڈیوٹی موضع صاحبہ ضلع ہوشیارپور میں تشریف لے گئے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف کے خط سے معلوم ہوا کہ صاحبہ میں دو تین کیس طاعون کے ہوئے اور وہ بھی کچھ مشتبہ سے ہیں۔

مکتوب امام الزمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مخدومی مکرمی اخویم میر عباس علی شاہ صاحب زاد اللہ فی برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ المخدوم کا عنایت نامہ پہنچا سبحان اللہ کیا جوش ہے کہ خداوند کریم نے آپ کے دلمیں ڈالدیا اور ایسا ہی آپ کے دوست مولوی عبدالقادر صاحب کے دلمیں۔ خداوند کریم بندوں کے عمل اور انکی نیات کو خوب جانتا ہے جو شخص اُس کے لئے کوئی درد اٹھاتا ہے اسکا عمل کبھی ضائع نہیں ہوگا۔ اس کی نظر عنایت اگرچہ دیر سے ظاہر ہو مگر جب ظاہر ہوتی ہے تو وہ کام کر دکھاتی ہے جسکی عاجز بندہ کو کچھ امید نہیں ہوتی۔ خداوند کریم آپ کو اس دلی جوش میں مدد کرے اور اپنی عنایت خاصہ سے ثابت قدمی بخشے اور ابتلا سے محفوظ رکھے اور آپ بھی ثابت قدمی کیلئے دعا کرتے رہیں کیونکہ بڑے بڑے کاموں میں ابتلا بھی بڑی بڑی پیش آتی ہیں اور انسان ضعیف البنیان کی کیا طاقت ہے کہ خود بخود بغیر عنایت و رحمانیت حضرت احدیت کے کسی ابتلا کا مقابلہ کر سکے پس ثبت اقدام اُسی سے مانگنا چاہئے اور اُسی کی حول و قوت پر بھروسا کرنا چاہئے ہم سب لوگ بغیر اُس کے فضل و احسان کے کچھ بھی نہیں۔ آپ نے لکھا تھا کہ بعض لوگ یاوہ گوئی کرتے ہیں۔ سو آپ جانتے ہیں کہ ہر ایک امر خداوند کریم کے ہاتھ میں ہے کسی کی فضول گوئی سے کچھ بگڑتا نہیں اسی طرح پر عادت اللہ جاری ہے کہ ہر ایک مہم عظیم کے مقابلہ پر کچھ معاند ہوتے چلے آئے ہیں خدا کے نبی اور ان کے تابعین قدیم سے ستائے گئے ہیں سو ہم لوگ کیونکر سنت اللہ سے الگ رہ سکتے ہیں وہ اندر کی باتیں جو پھیر ظاہر کی جاتی ہیں ہنوز انہیں کچھ بھی ظاہر نہیں کئی کمروہات درپیش ہیں جنہیں خدا کی حفاظت درکار ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اُس کا فعل قابل اعتراض نہیں جو کچھ کرتا ہے بہت اچھا کرتا ہے کسیکی کیا طاقت ہے کہ کچھ بول سکے جب تک اس بولنے میں اسکی کچھ حکمت نہو۔ اور کم سے کم یہی حکمت ہے کہ جن مردوں نے سچائی کی راہ پر قدم مارا ہے اُن کیلئے یہ ابتلا درپیش رہا ہے اور اس ابتلا پر ثابت قدم رہنے سے وہ اجر پاتے ہیں احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون۔

آج قبل اس خط کے یہ الہام ہوا۔ کذب علیکم الخبیث کذب علیکم الخنزیر عنایت اللہ حافظک انی معک اسمع واری الیس اللہ بکاف عبدہ فبرأہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیہا۔ ان الہامات میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ کوئی ناپاک طبع آدمی اس عاجز پر کچھ جھوٹ بولے گا یا جھوٹ بولا ہو مگر عنایت الٰہی حافظ ہے۔ اب سوچنا چاہئے کہ جب ہر ایک موذی اور معاند اور دروغگو اور بہتان طراز کے شر سے خود خداوند کریم بچانے کا وعدہ کرتا ہے تو پھر کس سے بجز اُس کے خوف کریں۔ چند روز ہوئے کہ خداوند کریم کیطرف سے ایک اور الہام ہوا تھا کچھ حصہ اُس میں سے پہلے بھی الہام ہو چکا ہے مگر یہ الہام مفصل ہوا اور اس سے خداوند کریم کی جو کچھ عنایت اس عاجز اور اس عاجز کے دوستوں پر ہے ظاہر ہے اور وہ یہ ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ انی متوفیک ورافعک الیّ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ۔ وقالوا انّی لک ھذا قل ھو اللہ عجیب یجتبی من یشاء من عبادہ اور یہ آیت کہ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ بار بار الہام ہوئے اور اسقدر متواتر ہوئے کہ جنکا شمار خدا کو ہی کو معلوم ہے اور اس قدر زور سے ہوئے کہ میخ فولادی کیطرح دل کے اندر داخل ہے اس سے یقینا معلوم ہوا کہ خداوند کریم ان سب دوستوں کو جو اس عاجز کے طریق پر قدم ماریں بہت سی برکتیں دیگا اور انکو دوسرے طریقوں کے لوگوں پر غلبہ بخشیگا اور یہ غلبہ قیامت تک رہیگا اور اس عاجز کے بعد کوئی ایسا مقبول آنیوالا نہیں جو اس طریق کے مخالف قدم مارے اور مخالف قدم ہوگا اسکو خدا تباہ کریگا اور اسکے سلسلہ کو پائیداری نہیں ہوگی یہ خدا کی طرف سے وعدہ ہے جو ہرگز تخلف نہیں کریگا اور کفر کے لفظ سے اسجگہ شرعی کفر مراد نہیں بلکہ صرف انکار سے مراد ہے غرض یہ وہ سچا طریق ہے جسمیں ٹھیک ٹھیک حضرت نبی کریم کے قدم بقدم ہے اللّٰھم صل علیہ وآلہ وسلم آپ درود شریف کے پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں اور جیسا کوئی فی الحقیقت اپنے پیارے کے لئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے نبی کریم کے لئے برکت چاہیں اور بہت ہی تضرع سے چاہیں اور اس تضرع اور دعا میں کچھ بناوٹ نہ ہو بلکہ چاہئے کہ حضرت نبی کریم سے سچی دوستی اور محبت ہو اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مانگی جائیں کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دوسرے کی دعا کی حاجت نہیں لیکن اسمیں ایک نہایت عمیق بھید ہے جو شخص ذاتی محبت سے کسی کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ بباعث علاقہ ذاتی محبت کے اُس شخص کے وجود کی ایک جز ہو جاتا ہے اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فیضان حضرت احدیت کے بے انتہا ہیں اسلئے درود بھیجنے والوں کو کہ جو ذاتی محبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برکت چاہتے ہیں بے انتہا برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے مگر بغیر روحانی جوش اور ذاتی محبت کے یہ فیضان بہت ہی کم ظاہر ہوتا ہے اور ذاتی محبت کی یہ نشانی ہے کہ انسان کبھی نہ تھکے اور نہ کبھی ملول ہو اور نہ اغراض نفسانی کا دخل ہو اور محض اسی غرض کے لئے پڑھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خداوند کریم کے برکات ظاہر ہوں۔ دوسری اوراد بھی بدستور محفوظ رکھیں بیکاری کچھ چیز نہیں ہے ہر وقت سرگرمی کی توفیق خداوند کریم سے مانگنی چاہئے بخدمت مولوی عبد القادر صاحب و قاضی خواجہ علی صاحب سلام مسنون پہنچا دیں ۲۴ ہر جون ۱۸۸۳ء مطابق ۱۷ شعبان ۱۳۰۰ھ

ف کہ لوگوں نے سمجھ لیا ہے کہ وہ صرف آمنا کہکر بچ رہیں گے اور امتحان میں نہ پڑیں گے ۱۲

میمیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسر ان - نامور ڈاکٹر ان - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بتاتے ہیں اور راوی ہے کہ آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرنے سے چند روز کے استعمال سے بینائی بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے - قیمت اسلئے کم رکھی گئی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھاسکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ - میمیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم کا فی ذرہ شمار خالص میرانی ماشہ للعہ روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ہر خریدار ایک بذمہ خریدار - درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں - نقلی وجعلی میمیرے کے سرمہ کے اشتہار دیکھ بچنا چاہئے - المشتہر پروپرائیٹر میاں سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میمیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے - بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے تو بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے بہت پانی کا جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور آنسو ہیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شے نہیں ہے اسلئے ہر کسی کے لئے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مہتیا دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اسلئے میں بلا شک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے میمیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے - راقم ڈاکٹر ڈی ایم سانگی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر -

(۲) میں بڑی خوشی سے میمیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلو والیہ نے تیار کیا ہے میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک مریضہ زیر علاج مریضہ مسماۃ ادتم دیوی بعمر ۴۵ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑے ہوئے تھے اس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھیں انمیں سے بکثرت ہی مواد نکلتا تھا - اس کی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی - اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا - جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی - راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) میں میمیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور دھندلی تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کو واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھندلا و غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے - راقم ڈاکٹر برجلال گھوش رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند -

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میمیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ اہلو والیہ نے طیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے میمیرے کا سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے - راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص میمیرے کے سرمہ کی شہادت میں سر جو ... دکھلائے

شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر و پروپرائیٹر کے لئے انوار احمدیہ پریس قادیان میں چھپا